السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیافرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ مسمات سعیداں کواس کی ماں کی ملکیت میں سے جوحصہ ملاتھاجواس (سعیداں) نے اپنی حیاتی میں ہوش وحواس کی حالت میں اپنے دوماموں کوہبہ کردیا،ہبہ نامہ دستاویزی صورت میں تحریرشدہ ہے جس کے گواہ بھی موجودہیں لیکن اس جائیداد کاقبضہ علی خان اورجعفر کوابھی تک نہیں ملا،بلکہ قبضہ دوسرے لوگوں کے پاس ہے۔اب مسمات سعیداں فوت ہوگئی ہے جس نے ورثاءچھوڑے ایک سوتیلابھائی اورایک سوتیلی بہن،ایک سوتیلی ماں اوردوسگے ماموں علی خان اورجعفر۔وضاحت کریں کہ شریعت محمدی کے مطابق مرحومہ سعیداں کی ملکیت کاحقدارکون ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہوناچاہیے کہ مرحومہ کی کل ملکیت میں سب سے پہلے مرحومہ کے کفن دفن کاخرچہ کیاجائے گا،پھراگرقرض ہے تواسے اداکیاجائے،اس کے بعداگرمیت نے کوئی وصیت کی تھی تواسے کل مال کے تیسرے حصے تک پوراکیاجائے،اس کے بعدمنقولہ یاغیرمنقولہ جائیدادکوایک روپیہ قراردے کرتقسیم اس طریقے سے کی جائے گی۔5آنے4پیسے کی وصیت جومرحومہ نے کی تھی اسے اداکیاجائے،اس کے بعدجو10آنے8پیسے باقی بچے وہ وارثوں میں تقسیم کیاجائے ماں کوچھٹاحصہ ملے گا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر660

محدث فتویٰ